والدین کے ساتھ نیکی، روح کی پرواز

سید فہیم عباس*
faheemhashmi76@yahoo.com

کلیدی الفاظ: والدین، نیکی، پرواز، حق۔

خلاصہ

قرآن کریم کے مطابق ہمیں اللہ تعالی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ ہمیں پلٹ کر اسی پروردگار کی طرف جانا ہے۔ گویا ہماری منزل عالم ملکوت کی طرف پرواز ہے۔ لیکن اگر ہم چاہتے ہیں کہ عالم ملکوت تک پہنچیں جو کہ ایک روحانی عالم ہے تو ہمیں اس مادی دنیا سے باہر نکلنا ہو گا۔ لیکن اس مادی دنیا سے باہر نکلنے اور عالم ملکوت تک پرواز کا ایک مؤمن انسان کے لئے ایک اہم راستہ والدین کے ساتھ نیکی اور احسان ہے۔

زیر نظر مقالہ میں والدین کے ساتھ نیکی کے موضوع پر قرآن و سنت کے مطابق روشنی ڈالی گئ ہے۔ اس مقالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ والدین کی طرف احترام بھری نگاہوں سے دیکھنا عبادت اور موجب ثواب ہے۔ والدین کے لئے دعا کرنا، نیکی شمار ہوتا ہے۔ قرآنی دعاوں میں والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کی تعلیم دی گئ ہے۔ والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی موت کی دشواریوں کو رفع کرنے کا موجب ہے۔

---

*۔ پی۔ایچ۔ڈی اسٹوڈنٹ، تہران یونیورسٹی، (ایران)۔

مقدمہ

قرآن کریم کے مطابق انسان کو اللہ تعالی کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ یہ آیت اس پر گواہ ہے کہ :

" وَ ما خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُون. " (1)

ترجمہ : "میں نے جن و انس کو اس لئے خلق کیا ہے تاکہ میری عبادت کریں۔"

اس آیت کے مطابق چونکہ انسان مخلوق ہے، لہٰذا مخلوق ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی عبادت کرے۔ کیونکہ

" اِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ راجِعُون. " (2)

ترجمہ : "ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں پلٹ کر اسی پروردگار کی طرف جانا ہے۔"

لہٰذا خداوند فرماتا ہے:

" يا أَيُّهَا الْإِنْسانُ إِنَّكَ كادِحٌ إِلى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلاقِيه. " (3)

ترجمہ : "اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف جانے کی کوشش کر رہا ہے تو ایک دن اس کا سامنا کرے گا۔"

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایک اعلی درجہ تک پہنچ جائیں تو پہلے اس مادی دنیا سے باہر آنا پڑے گا، تب جا کر اس عالم روحانی پر پہنچ پائیں گے۔ یعنی گناہوں کو ترک کر دے، نیک عمل بجا لائے اور جب انسان یہ کام کرنا شروع کر دے تو وہ شخص اس دنیا میں رہتے ہوئے عالم اخروی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ جیسا کہ علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"فَهُمْ وَالْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَآها فَهُمْ فيها مُنَعَّمُونَ هُمْ وَالنّارُ كَمَنْ قَدْ رَآها فَهُمْ فيها مُعَذَّبُونَ." (4)

یعنی: "وہ لوگ جنت کے ساتھ ایسے ہیں جیسا کہ اس کی نعمتوں میں غرق ہیں اور عذاب جہنم کے ساتھ ایسے ہیں جیسا کہ وہ اسے دیکھ رہے ہیں کہ اس میں معذب ہیں۔"

والدین کے ساتھ نیکی، روح کی پرواز

خلاصہ یہ کہ جو مؤمن اِس مادی دنیا سے باہر نکل کر، ایک نیک اور صالح انسان بن جائے تو وہ عالم روحانیت اور ملکوت کو یہیں سے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن اس عالم روحانیت کے مشاہدہ کے راستوں میں سے

ایک اہم راستہ، والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا راستہ ہے۔ کیونکہ قرآن کی نگاہ میں انسان کی تخلیق میں والدین کی مثال ایک سرسبز درخت کی ہے اور اولاد کی مثال اِس درخت کے پھلوں کی سی ہے۔ والدین کے وجود کے طفیل حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد پَل بڑھ رہی ہے۔ ان کی آغوش دنیا کا ایسا بہترین بستر ہے جو انسان کی طبیعت کے عین مطابق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی بہت اہمیت اور تاکید کی گئی ہے جس کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم قرآن کی آیات کو پڑھتے ہیں جہاں خداوند متعال اپنی وحدانیت کا ذکر کرنے کے فورا بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے حتی اس نے اپنے شکر کو بھی والدین کے شکر کے ساتھ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آیت کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:

"أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ." (5)

ترجمہ: "میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کرو؛ کہ تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہے۔"

ایک دوسری جگہ یوں فرما رہا ہے:

"وَاعْبُدُوا اللهَ وَلا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَبِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً." (6)

ترجمہ: "اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔"

ایک اور آیت کہ والدین کے ساتھ نیکی پر دلالت کر رہی ہے:

"وَإِذْ أَخَذْنا مِيثاقَ بَنِي إِسْرائِيلَ لا تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللهَ وَبِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً وَذِي الْقُرْبى وَالْيَتامى وَالْمَساكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ." (7)

ترجمہ: "اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ خبردار خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ قرابتداروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ لوگوں سے اچھی باتیں کرنا نماز قائم کرنا زکوۃ ادا کرنا لیکن اس کے بعد تم میں سے چند کے علاوہ سب منحرف ہوگئے اور تم لوگ تو بس اعراض کرنے والے ہی ہو۔"

اس آیت کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی اور احسان توحید کے مسئلہ کے بعد اوجب مسئلہ ہے جیسا کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین سے عاق ہونا ہے۔ اسی وجہ سے اس مسئلے کو

توحید کے بعد اور دوسرے مسائل پر ترجیح دی ہے۔ نہ صرف اس آیت میں بلکہ مختلف جگہوں پر بھی اسی ترتیب کے ساتھ بیان ہوا ہے۔(8)

جیسا کہ سورہ انعام کی آیت نمبر ۱۵۱ کی تفسیر میں آیا ہے کہ :

"...أَلاَّ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً. . . " (9)

ترجمہ : "۔۔۔ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو اور۔۔۔"

یہ آیت بھی اپنے معنی و مفہوم میں گذشتہ آیت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔اس کے علاوہ بھی قرآن نے والدین کے ساتھ احسان اور نیکی بجالانے کی اتنی تاکید کی ہے کہ اگر والدین کافر بھی ہوں تب بھی ان کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آو اور ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرو۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے :

"وَإِنْ جاهَداكَ عَلى أَنْ تُشْرِكَ بِي ما لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلا تُطِعْهُما وَ صاحِبْهُما فِي الدُّنْيا مَعْرُوفاً۔" (10)

ترجمہ : "اور اگر تمہارے ماں باپ اس بات پر زور دیں کہ کسی ایسی چیز کو میرا شریک بناؤ جس کا تمہیں علم نہیں ہے تو خبردار ان کی اطاعت نہ کرنا ؛ لیکن دنیا میں ان کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرنا۔"

قرآن کریم کی دوسری تاکید والدین کے حق میں دعا مانگنے کے بارے میں یہ ہے کہ :

"وَ قُل رَبِّ ارْحَمْهُما كَما رَبَّيانِي صَغِيراً۔" (11)

ترجمہ : "اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ پروردگار اُن دونوں پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے پالا ہے۔"

خداوند متعال اس آیت میں فرمارہا ہے کہ صرف اپنی مہربانی پر اکتفاء نہ کرو بلکہ ان کے لئے پروردگار سے رحمت واسعہ کا سوال کرو۔ کہ ان کی عاقبت باخیر ہو، خالق غفور ان کے گناہ بخش دے۔۔۔

اور ان چیزوں میں سے جو استجابت دعا کا موجب بنتی ہے وہ انسان کا اپنے والدین کے لئے مغفرت و رحمت کی دعا کرنا ہے۔ جیسا کہ آیت کریمہ میں اللہ تعالی فرمارہا ہے :

"رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَ لِوالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسابُ۔" (12)

ترجمہ : "پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا۔"

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہو رہا ہے:

"رَبِّ اغْفِرْلِی وَلِوالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیتِیَ مُؤْمِناً ۔" (13)

" پرورد گار مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہو جائیں بخش دے۔"

اور یہی روش ہمیں انبیاء کی سیرت میں بھی ملتی ہے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کچھ لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

ا۔ وہ اپنے لئے بھی استغفار کرتے ہیں، اس لئے نہیں کہ ان سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔ بلکہ اولیاء اللہ ہر حالت میں خود کو گناہ گار سمجھتے ہیں کبھی غرور نہیں کرتے چاہے جتنی بھی نیکیاں کریں۔

۲۔ اور اپنے والدین کی خدمت اور حق شناسی کے عنوان سے بھی۔

والدین کے ساتھ نیکی اور خدمت کا دروازہ ان کی موت کے بعد بند نہیں ہوتا بلکہ کھلا رہتا ہے۔ لہٰذا ان کی قضا نمازیں، روزے اور حج کو بجالائے۔ ان کے قرضے ادا کرے وغیرہ۔۔۔

والدین کے ساتھ نیکی اور احسان اہل بیت علیہم السلام کی نظر میں:

جس طرح آیات میں والدین کے ساتھ احسان و نیکی کا ذکر اور تاکید کی گئی ہے اسی طرح روایات میں بھی والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا بہت زیادہ اجر و ثواب بتایا گیا ہے۔ روایات تو بہت زیادہ ہیں لیکن یہاں کچھ اہم احادیث کی طرف اشارہ کریں گے۔

1۔ اجر اطاعت والدین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص خداوند اور اپنے والدین کا مطیع ہو قیامت کے دن اس کا مقام سب سے اونچا ہو گا۔ (14) اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ایسا نہ ہو کہ کوئی چیز تمہیں والدین کی اطاعت سے روکے زندہ ہوں یا فوت ہو گئے ہوں ان کی طرف سے نماز پڑھو صدقہ دو، حج کرو اور روزہ رکھو۔ یہاں تک کہ جو عمل کرے، اس کا ثواب ان کے لئے اور اس کے خود لئے بھی ہو، تاکہ خداوند ذوالجلال اس احسان کے بدلے میں اسے خیر کثیر عطا فرمائے۔ (15)

2۔والدین کی رضامندی، خدا کی رضا ہے:

پیامبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جس کسی نے اپنے والدین کو خوش کیا اس نے اپنے رب کو خوش کیا اور جس نے والدین کو ناراض کیا اس نے خدا کو ناراض کیا۔(16) حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ جا رہا ہے اور اپنے والد کے سہارے چل رہا ہے تو میرے والد محترم نے جب تک وہ لڑکا زندہ رہا کبھی اس سے بات نہیں کی۔(17) اس حدیث مبارک سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ نہ صرف خدا، بلکہ معصومین علیہم السلام بھی ایسے شخص سے خوش نہیں ہوتے جو اپنے والدین کے لئے ذرہ بھی تکلیف کا موجب بنے۔

3۔والدین کے ساتھ احسان کا کیا مطلب ہے؟

ا۔راوی کہتا ہے میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ خداوند متعال فرماتا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرو، اس کا کیا مطلب ہے؟ امامؑ فرماتے ہیں: ان کے ساتھ ادب سے پیش آو، ان کی ضروریات کو پورا کرو اس سے پہلے کہ وہ آپ سے کچھ مانگیں جبکہ وہ خود امیر ہوں اس سے مراد یہ نہیں کہ خداوند منان فرماتا ہے:

"لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ ۔" (18)

ترجمہ: "تم نیکی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں میں سے راہ خدا میں انفاق نہ کرو۔"

4۔سب سے زیادہ حقوق کن کے ہیں اور ان حقوق کو کیسے ادا کیا جائے:

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا: کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق کون رکھتا ہے۔فرماتے ہیں: والدین۔(19) دوسری حدیث میں نقل ہوا ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اولاد پر والدین کے کیا حقوق ہیں۔فرماتے ہیں: ان کا نام زبان پر نہ لائے، ان سے آگے نہ چلے، جہاں وہ بیٹھیں اس جگہ نہ بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے کہ لوگ اس کے والد کو گالی دیں۔
اسی طرح ایک اور حدیث میں معصومؑ فرماتے ہیں: کہ تین چیزوں میں پروردگار نے انسان کو کوئی چھوٹ نہیں دی ہے۔

ا۔امانت کے لوٹانے میں، چاہے وہ شخص نیک ہو یا بد۔

۲۔ وعدہ کی وفا کرنا، چاہے وہ شخص اچھا ہو یا برا۔

۳۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا، چاہے نیک ہوں یا گناہ گار۔(20)

حارث بن دلھاث سے نقل ہے کہ امام علی بن موسی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: خالق کائنات نے ہمیں تین چیزوں کا حکم دیا اور تین چیزوں کو ان کے ساتھ ملا دیا ہے۔ا۔رب کائنات نے نماز اور زکات کا حکم دیا ہے اور جو کوئی نماز پڑھے اور زکات نہ دے خداوند متعال اس کی نماز کو قبول نہیں کرتا اور حکم فرماتا ہے کہ میرا اور والدین کا شکرادا کرو اور جو شخص والدین کا شکرادا نہ کرے اس نے خدا کا بھی شکرادا نہ کیا۔۔(21)

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: لوگوں میں سب سے زیادہ کس کا حق ہے۔فرمایا: والدین کا۔(22) حتی اگر بڑھاپے کی حد تک پہنچ تو ان کو "اُف" بھی نہ کہو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند متعال کا یہ ارشاد کہ:

''إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا۔'' (23)

''اور اگر تمہارے سامنے ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو خبردار ان سے "اُف" بھی نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں۔ حتی اگر تمہیں ماریں پیٹیں تب بھی ان سے غصے سے پیش مت آو''

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔'' (24)

ترجمہ: ''اور ان سے ہمیشہ شریفانہ گفتگو کرتے رہنا۔''

یعنی ان کے مار پیٹ کے سامنے بھی یہ کہو: (25) اللہ آپ کو بخش دے اور آپ کی خطاوں کو معاف فرمائے اور یہ وہی محترمانہ جواب ہے کہ جو خداوند متعال تم سے سننا چاہتا ہے اور پھر فرماتا ہے: ''**وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ**'' (26)؛اور ان کے لئے خاکساری کے ساتھ اپنے کاندھوں کو جھکا دینا۔(27)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آنے کے بعد عرض کرتا ہے۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نصیحت کریں تو آپ نے فرمایا: کسی چیز کو بھی خدا کا شریک قرار نہ دو، یہاں تک کہ تمہیں آگ میں جلایا جائے، تم پہ تشدد کیا جائے۔ ہمیشہ دل کی گھرائی سے ایمان پر قائم رہو اور

اپنے والدین کے فرماں بردار رہو، ان کے ساتھ نیکی کرو، زندہ ہوں یا وفات پا گئے ہوں اور اگر حکم دین کہ اپنے خاندان اور جائیداد کو چھوڑ دو، یہ کام بھی ایمان میں سے ہے۔(28)

5۔والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی موت کی دشواریوں کو رفع کرنے کا موجب:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خداوند ذوالجلال موت کی دشواریوں کو اس پر آسان فرمادے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی قوم و برادری میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کو احسن طریقہ سے انجام دے اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرے تو وہ کبھی غربت اور فقر نہیں دیکھے گا۔(29) دوسری حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص چاہتا ہے اس کی زندگی لمبی اور رزق میں اضافہ ہو تو اسے چاہیئے کہ والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرے۔(30)

6۔والدین کی طرف نگاہ کرنے کا ثواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ہر وہ نیک اولاد جو اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے خداوند متعال اسے ہر نظر کے برابر ایک حج مقبول کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔آپ سے سوال کیا گیا کہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی شخص ۱۰۰ مرتبہ دیکھے تب بھی؟ تو فرماتے ہیں: جی ہاں۔اللہ بہت بڑا ہے اور منزہ و مبرہ ہے۔(31)
روایت میں جہاں والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی اور احسان کا ذکر آیا ہے وہاں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اگر کسی شخص کے والدین اس جہان فانی سے رحلت کر گئے ہوں تو وہ شخص ان کی قبر کی زیارت کرے تو یہ بھی عبادت اور بندگی میں شمار کیا جائے گا جب کہ عاق ہوا شخص جنت تو کجا اس کی خوشبو تک نہیں سونگھ پائے گا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین کی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے قبر کی زیارت کرے، خداوند متعال اسے بخش دیتا ہے اور اس کا نام صالح بندوں میں لکھا جاتا ہے۔اور جس شخص کو والدین عاق کر دیں روایات میں آیا ہے کہ وہ شخص بہشت و جنت تو دور کی بات ہے، وہ بہشت کی خوشبو تک نہیں سونگھ پائے گا۔(32)
امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: والدین کے عاق ہونے سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو کو ۱۰۰۰ سال کے فاصلہ سے سونگھا جا سکتا ہے۔اور والدین کا عاق شدہ، قطع رحمی کرنے والا اور جو شخص بڑھاپے میں زنا کرتا ہے جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ پائے گا۔(33)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: عاق ہوا شخص، شرابخور اور احسان جتلانے والا جنت میں نہیں جا سکتے۔(34) سعید بن یسار روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان جو حالت احتضار میں تھا اس کے سرہانے پہنچے اور اس سے کہا: پڑھو: **لا الہ الا اللہ** کئی بار کوشش کرنے کے باوجود بھی وہ نہ پڑھ سکا۔ آپ اس کے سرہانے کھڑی خاتون سے پوچھتے ہیں کہ اس کی ماں ہے؟ عرض کرتی ہے۔ جی ہاں۔ میں اس کی ماں ہوں، پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کیا تم اس سے راضی نہیں ہو؟ عرض کرتی ہے۔ جی ہاں چھ سال سے میں اس سے نہیں بولی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: کہ اس سے راضی ہو جاو۔ تو آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہے اس کا خدا راضی ہو۔ آپ کی رضایت کے سبب یا رسول اللہ: تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جوان پڑھو: **لا الہ الا اللہ** اور اس نے پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فرماتے ہیں تم نے کیا دیکھا؟ وہ عرض کرتا ہے ایک شخص کالا چھرہ، بدصورت، پیپ اور بدبودار کپڑے والا کہ تھوڑی دیر پہلے میرے قریب تھا اور میرے گلے کو دبا رہا تھا۔ تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ پڑھو:

''یا من یقبل الیسیر، و یعفو عن الکثیر، اقبل منّی الیسیر، و اعف عنّی الکثیر، انّك أنت الغفور الرّحیم''

یعنی: ''اے وہ کہ جو تھوڑے عمل سے راضی ہونے والا ہے اور کثیر گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔ میرے تھوڑے عمل کو قبول فرما اور میرے کثیر گناہوں سے در گزر فرما، تحقیق تو بخشنے والا اور مھربان ہے۔''

جوان نے ان کلمات کو پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا ایک شخص نورانی چہرہ، خوبصورت، خوشبو اور بہترین لباس والا ہے میرے قریب آیا ہے اور وہ کالے چھرے والا شخص مجھ سے دور چلا گیا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسی دعا کو بار بار پڑھو۔ اور اس نے تکرار کیا۔ پھر اس سے پیغمبر نے سوال کیا اب کیا دیکھا تو عرض کرتا ہے اب وہ دکھائی ہی نہیں دے رہا۔ اور اب اسی نورانی چہرے والے شخص کو دیکھ رہا ہوں کہ جو میرے نزدیک ہے اور پھر اسی حالت میں اس کی روح پرواز کر گئی۔(35)

اوپر جتنی احادیث اور روایات ذکر ہوئی ہیں ان سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ توحید کے بعد مھم ترین مسئلہ والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے جو شخص ان کے ساتھ نیکی کرے گا دنیا میں بھی اس کی ترقی، دولت میں اضافہ اور عمر کے طولانی ہونے کا سبب ہے اور آخرت میں بھی عالی درجات سے اس کو نوازا جائے گا۔

دعا میں والدین کے ساتھ نیکی کا ذکر

دنیا کے قانون میں والدین کی عزت اور تکریم اہمیت کی حامل ہے اور عقلی طور پر بھی اسے پسند کیا جاتا رہا ہے اور کیا جاتا رہے گا لہٰذا ان کے ساتھ اس طرح تعظیم اور احسان سے پیش آنا چاہیے، ان کی ہر حال میں خدمت کرنا چاہیے، اسی طرح ان کی دیکھ بھال اور ان کو خود سے راضی کرنا چاہیے اور اس طرح سے محبت، پیار اور دل لگی سے ان کی خدمت کرنا چاہیے کہ ان کی زبان سے دعائیں نکلیں۔ جیسا کہ امام سجادؑ ہمیں اس دعا میں والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ ہم اس دعا کے چند اہم نکات کی طرف اشارہ کریں گے:

۱۔ ہمیں اپنے والدین کی بلندی درجات، مقام کی بلندی، نیکیوں میں اضافہ اور حسنات میں اضافہ کے لئے دعا کرنا چاہیے۔
۲۔ ان کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے، چاہے وہ ماریں یا پیٹیں۔
۳۔ جب وہ سن رسیدہ ہو جائیں تو ان سے پیار و محبت سے پیش آنا چاہیے۔
۴۔ ان کی قضا نمازیں، روزے اور حج کا بجالانا چاہیے۔
۵۔ ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنا۔

نتیجہ:

اس ساری بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ قران اور احادیث انہیں مطالب سے لبریز ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی توحید اور شکر کے بعد ماں باپ کے مرتبہ اور شکر کو سب چیزوں پر ترجیح دی ہے۔ اور والدین کے ساتھ نیکی کو افضل عبادتوں میں سے اور ان کے ساتھ بدی کو شرک کے بعد سب بڑا گناہ شمار کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص والدین کے ساتھ نیکی اور ان کی اطاعت کرے گا وہ دنیا و آخرت میں عالی مقامات پر فائز ہوگا اور جو ان سے بدی اور ان کی نافرمانی کرے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ انشاء اللہ

حوالہ جات

1 -ذاریات،آیت 56۔
2-بقرہ،آیت 156۔
3-انشقاق،آیت 6
4- رضی،سید ابوالحسن محمد بن حسین، نہج البلاغہ ،بنیاد نہج البلاغہ،1372ہ-ش- 1413ہ-ق۔
5-لقمان،آیت 14۔
6-نساء،آیت 36۔
7-بقرہ،آیت 83۔
8-طباطبائی، سید محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، قم، اسلامی جامعہ ی مدرسین حوزہ علمیہ ، 1417ق۔
ج13، ص109.
9-انعام،آیت 151، کہہ دیجئے کہ آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا حرام کیا ہے... خبردار کسی کو اس کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ اپنی اولاد کو غربت کی بنا پر قتل نہ کرنا کہ ہم تمہیں بھی رزق دے رہے ہیں اور انہیں بھی ... اور بدکاریوں کے قریب نہ جانا وہ ظاہری ہوں یا چھپی ہوئی اور کسی ایسے نفس کو جسے خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر یہ کہ تمہارا کوئی حق ہو. یہ وہ باتیں ہیں جن کی خدا نے نصیحت کی ہے تاکہ تمہیں عقل آجائے۔
10-لقمان،آیت 15۔
11-اسراء،آیت 24۔
12-ابراہیم،آیت 41۔
13-نوح،آیت 28۔
14- المتقی الہندی، علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، بیروت مؤسسۃ الرسالۃ، 1989م، ج16، ص467.
15-ایضاً، ص318.
16-ایضاً، ج16، ص470.
17- مجلسی، محمد باقر، مشہور بہ علامہ مجلسی، حلیۃ المتقین، قم، مسجد مقدّس جمکران، ۱۳۸۸-ق۔، ص75.

18-آل عمران۔ ۹۲
19-طبرسی، فضل بن حسن، نجف، مشکاۃ الانوار فی غرر الأخبار، حیدریہ، ج1، ن دوم، قرن ہفتم، چ1385ق۔ ص317.
20-کلینی، محمد بن یعقوب بن اسحاق، الکافی، تہران، دار الکتب الإسلامیۃ تہران، 1365ھ-ش۔، 2، ص162.
21-عطاردی قوچانی، عزیز اللہ، اخبار و آثار حضرت امام رضا علیہ السلام، تہران، کتابخانہ صدر، ج1، ن اول، 1397-ق۔، ص443.
22 - طبرسی، فضل بن حسن، نجف، مشکاۃ الانوار فی غرر الأخبار، حیدریہ، ج1، ن دوم، قرن ہفتم، چ1385 ق۔، ص317.
23-اسراء، آیت23.
24-ایضاً.
25-الکافی، کلینی، محمد بن یعقوب بن اسحاق، ج1، ص194.
26-اسراء، آیت24.
27-کلینی، محمد بن یعقوب بن اسحاق، الکافی، تہران، دار الکتب الإسلامیۃ تہران، 1365ھ-ش۔، ج1، ص194.
28-طبرسی، فضل بن حسن، نجف، مشکاۃ الانوار فی غرر الأخبار، حیدریہ، ج1، ن دوم، قرن ہفتم، چ1385ق، ص317.
29-ایضاً.
30-المتقی الہندی، علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، بیروت مؤسسۃ الرسالۃ، 1989م، ج16، ص475.
31 - نیشابوری، محمد بن فتال، روضہ الواعظین بصیر المتعظین، قم، دلیل ما، بی تا، ج2، ص318.
32 -المتقی الہندی، علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، بیروت مؤسسۃ الرسالۃ، 1989م، ج16، ص468.
33- دیلمی، شیخ حسن، القلوب إلی الصواب، إرشاد دو جلد در یک مجلد، انتشارات شریف رضی، 1412 ہجری قمر، ج1، ص179.
34 - حر عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعۃ الی تحصیل مسائل الشریعۃ، قم، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، 1409ھ-ق۔، ج25، ص337.
35-تُلعُکبری، محمد بن محمد بن نعمان، مشہور بہ شیخ مفید، اِمالی، قم، کنگرہ جہانی شیخ مفید، 1413ھ-ق، ص326.